مولای صل وسلم دائماً ابداً　　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۲۱ سائیڈ اے ۱۹۸۳ء - ۵ - ۲۷

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمّد وآلہٖ واصحابہ اجمعین

امابعد! عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ[1]

حضرت زِر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا علی رضؓ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانہ کو اُگایا اور ذی رُوح کو پیدا کیا، درحقیقت نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یقین دلایا تھا کہ جو (کامل) مومن ہوگا وہ مجھ سے (یعنی حضرت علی رضؓ سے) محبت رکھے گا اور جو منافق ہوگا وہ مجھ سے عداوت رکھے گا۔"

حدیث شریف کے ایک امام جو قراءت کے بھی امام ہیں زِر بن حُبَیش رحمۃ اللہ علیہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا" وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ قسم اُس ذات کی جس نے دانہ اُگایا وَ بَرَأَ

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۳

النَّسَمَۃَ اور قسم اُس ذات کی جس نے پیدا کیا انسان کو جاندار کو اِنَّہٗ لَعَھِدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خاص وثوق سے مجھے بتلایا تھا اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ مجھ سے محبّت رکھنے والا مومن ہی ہوگا اور مجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہوگا۔ یہ روایت مسلم شریف میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دَور اختلافات میں گزرا ہے۔ وہ اختلافات جو فتنے کی شکل میں بڑی بڑی ڈور جڑیں پکڑ گئے تھے اور اُسی کے اثر میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہُوئی تھی اُس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دَورِ خلافت شروع ہُوا تو جس صحابی کو جو حدیث معلوم تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلّق وہ اُس نے دوسروں کو پہنچانی اپنا فریضہ سمجھا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت جگہ روایتیں عمدہ سند سے مل رہی ہیں کسی صحابی کے بارے میں کسی صحابی کے بارے میں فضیلت کی روایتیں اتنی عمدہ سندوں سے نہیں ملتیں، سب سے زیادہ اِن کے بارے میں موجود ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ چونکہ بعض لوگوں نے اِن سے نفرت کی تھی اِس بناء پر جن کو جو حدیث فضیلت کی معلوم تھی اُنھوں نے وہ ظاہر کی۔ اب یہ حدیث کہ مجھ سے محبّت وہی رکھے گا جو ایمان والا ہوگا، نفرت وہ رکھے گا جو منافق ہوگا۔ یہ بات حضرت علی رضؓ کے بارے میں خود آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمائی ہے ہوا اسی طرح کہ اُن سے محبّت رکھنے والے دو قسم کے پیدا ہوگئے۔ ایک وہ کہ جو درمیانی درجہ میں تھے، ایک وہ جو غُلُو کر رہے تھے جیسے شیعہ ہوگئے، ایک طبقہ وہ پیدا ہوگیا جو اُن سے معاذ اللہ نفرت رکھتا تھا۔ وہ طبقہ جو نفرت رکھتا تھا وہ خوارج کا ہے، اُنھوں نے خروج کیا، بغاوت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف، جن لوگوں نے بغاوت کی خوارج ہُوئے۔ اُن سے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیاں ہُوئیں، اُنکے بارے میں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات الگ موجود ہیں۔ اُنکی علامتیں موجود ہیں، اُنکی کیفیت موجود ہے کہ ایسے نماز پڑھتے ہوں گے۔ تم سے لمبی نماز پڑھیں گے۔ یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِہٖ ایسی نماز پڑھیں گے کہ تم اپنی نماز کو کمتر سمجھنے لگو گے، ان کی نماز کے مقابلے میں ایسا حال ہوگا اُن لوگوں کا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِہٖ چنانچہ وہ لوگ رات رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے۔ دن کو روزے سے رہا کرتے تھے۔ بعد تک وہ چلتے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو اُن کے خلاف جہاد کیا اُس سے یہ مسئلہ واضح ہوگیا کہ یہ غلط ہیں، چنانچہ بعد میں بنواُمیّہ کے دَور میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد جو دَور آیا ہے۔ عبدالملک بن مروان وغیرہ کا اور پھر حضرت عمر

بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے بعد اور لوگوں نے جہاں یہ ملے ہیں وہاں اِنہیں ختم کیا ہے حتّٰی کہ یہ لوگ دَب کر رہ گئے اور پُوری دُنیا میں یہ تقریباً فنا ہوگئے بس تھوڑے سے رہ گئے، موجود اَب بھی ہیں، مگر مسلک یہ نہیں چلا۔ سب سے پہلے لڑائی ان سے حضرت علیؓ کی ہُوئی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قاعدہ تھا کہ پہل ہم نہیں کریں گے جب کوئی دوسرا حملہ کرے گا تو جواب دیں گے، پہل انھوں نے کی جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا، تو اس دَور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرنے والا یہ طبقہ پیدا ہوگیا اور بظاہر یہ تھا کہ بہت عبادت گزار طبقہ تھا۔ چنانچہ عبدالملک بن مروان نے جو بنواُمیّہ کا بہت بڑا آدمی گزرا ہے، بلکہ سمجھیے کہ پُوری حکومت اُس نے دوبارہ جمائی ہے جو خود مروان نے شروع کی تھی، لیکن مروان کا انتقال ہوگیا اُس کے بعد عبدالملک نے آگے فوجیں بڑھائی ہیں اور پوری مملکتِ اسلامیہ جتنی بھی تھی تمام حدود اُس کے قبضے میں آگئے۔ اِس کے دَور میں ایک واقعہ اس طرح ہُوا کہ ایک خارجی کو مارا گیا اور اُس کے خادم کو پکڑ کر لے آئے۔ عبدالملک بن مروان نے اُس سے پُوچھا کہ تو اپنے آقا کا حال بتلا تو اُس نے کہا کہ میں تفصیل سے بتلاؤں یا اختصار سے بتلاؤں اُنھوں نے کہا کہ نہیں بَلْ اَوْجِزْ اختصار سے بتلاؤ اُس نے کہا کہ اختصار سے تو یہ ہے حال کہ کبھی مَیں نے دن میں اُس کے لیے کھانا نہیں تیّار کیا اور کبھی رات کو اُس کے لیے بستر نہیں بچھایا یعنی کبھی بھی نہ اُس نے دن میں روزہ چھوڑا اور نہ کبھی رات میں اُس نے عبادت چھوڑی۔ رات بھر عبادت کرتا رہا اور قرآن پاک کے قاری تھے یہ لوگ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لیکن مانتے کسی کی نہیں تھے۔ کسی کی بات نہیں مانتے تھے جو اپنے دماغ میں آجائے وہی کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی اور آپ کے صحابہ کرام سے وہ سیکھنی اصل طریقہ ہے نہ یہ کہ اپنے آپ اپنی رائے سے کوئی کام شروع کر دے وہ ٹھیک نہیں ہوگا، عدمِ تقلید نہیں چلے گی۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمادیا کہ ایسے ایسے کرو اور میرے صحابۂ کرام کو مانو وہی چلے گی بات اُس کے علاوہ بات کوئی نہیں چل سکتی تو اِن لوگوں نے صحابۂ کرام کو تو کچھ سمجھا نہیں اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کردیا یہ صحابہ کرام کے مقابلے میں خود مجتہد ہوگئے۔

______ بجائے اس کے کہ اُن کی پیروی کرتے ان کا اتباع کرتے اُن کی تقلید کرتے یہ خود بخود مجتہد بن گئے اور صحابۂ کرام پر فتوے لگانے لگے۔ قرآن پاک پڑھے ہوئے تھے کچھ دینی معلومات تھیں۔ اس واسطے یہ اپنی حد سے آگے بڑھے اور اُن پر فتوے لگانا شروع کر دیے

(بقیہ بر صہ ۴۴)

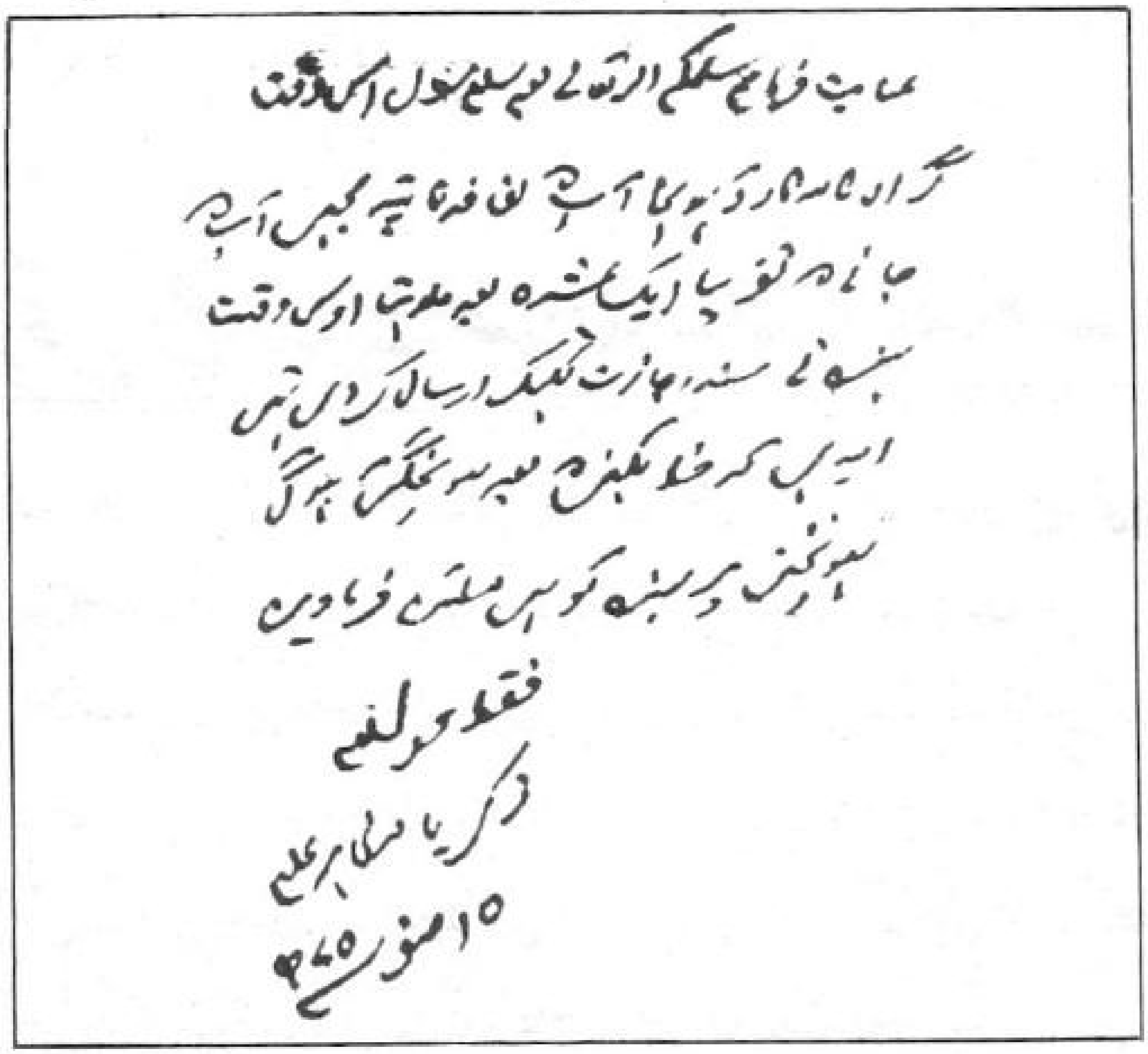
[illegible] سلمکم اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون آنکہ

[illegible]

فقط والسلام

زکریا مدنی [illegible]

[illegible]

بقیہ : درسِ حدیث

چنانچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تو یہ کہتے تھے مسلمان اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چھ سال کے بعد ٹھیک نہ رہے تھے وہ مُسلمان نہ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مُسلمان نہ رہے۔ حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن العاص اِن سب کو یہ کہتے تھے کہ انھوں نے گناہ کیے ہیں اور گناہ کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی اسلام سے خارج ہو گئے تھے۔ یہ ان لوگوں نے اپنے آپ عقیدے بنا لیے اور پھر اسی پہ چل کر یہ لڑتے تھے تو وہ آیتیں جو کافروں کے بارے میں اُتری تھیں وہ اُنھوں نے مُسلمانوں پر لگائیں، چسپاں کیں، یہاں سے اُن کو غلطی لگی۔ آیتیں وہ کافروں کے بارے میں تھیں، یہ چسپاں کرتے تھے اُن کو مُسلمانوں پر وہ مُؤَوِّلِیْن تھے۔ تاویل کرتے تھے۔ تاویل میں خطا کھا رہے تھے۔ غلطی کر رہے تھے۔ یہ اُن کی خرابی تھی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے نفرت رکھنے والا منافق ہی ہوگا یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے اور آپ نے اُن کی علامتیں بھی بتائی ہیں۔ کیفیات بھی بتائی ہیں اُن کے سردار کی علامت بتائی ہے کہ یہ علامت ہوگی اُن کے سردار میں جب وہ مارا گیا وہ علامت پائی گئی۔ تو یہ ذوق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اُن کی فضیلتیں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کی فضیلتوں کو ماننے کی اور اُن سے محبت کی اور صحیح محبت کی توفیق دے اور آخرت میں اُن کے ساتھ محشور فرمائے۔